Al-Mīthāq ***(Research Journal of Islamic Theology)***
ISSN: 2791-0989 (P), 2791-0997 (E)
Volume 03, **Issue** 02, July-September 2024, **PP**: 124-134
Open Access at: https://almithaqjournal.org/

Article QR

بحری جانوروں کی حلت و حرمت: فقہِ اسلامی اور معاصر حلال معیارات کی روشنی میں

The Permissibility and Prohibition of Aquatic Animals:
In the Light of Islamic Jurisprudence and Contemporary Halal Standards

1. Dr. Muhammad Siddique ul Hassan
msiddiqueulhassan@gmail.com

Assistant Professor, Government Graduate College, Garh Maharaja, District Jhang.

How to Cite:	Dr. Muhammad Siddique ul Hassan. 2024: "The Permissibility and Prohibition of Aquatic Animals: In the Light of Islamic Jurisprudence and Contemporary Halal Standards". Al-*Mīthāq (Research Journal of Islamic Theology)* 3 (02): 124-134.
Article History:	**Received**: 15-08-2024 / **Accepted**: 30-08-2024 / **Published**: 25-09-2024

Copyright: **©The Authors**

Licensing: This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

Conflict of Interest: Author(s) declared no conflict of interest

Abstract & Indexing

DRJI, Advanced Sciences Index, CiteFactor, Asian Research Index, SCI, Google Scholar, اردو جرائد اشاریہ, تحقیقات تحقیقاتی اشاریہ, ADL Asian Digital Library, EuroPub

Publisher

HIRA INSTITUTE of Social Sciences Research & Development

بحری جانوروں کی حلت و حرمت: فقہِ اسلامی اور معاصر حلال معیارات کی روشنی میں

The Permissibility and Prohibition of Aquatic Animals:
In the Light of Islamic Jurisprudence and Contemporary Halal Standards

1. **Dr. Muhammad Siddique ul Hassan**
Assistant Professor, Government Graduate College, Garh Maharaja, District Jhang.
msiddiqueulhassan@gmail.com

Abstract

The bounty of the natural world, including rivers and seas, has provided immense benefits to humanity. Among these, the consumption of marine life, especially the availability of fresh meat, addresses a key human need. For Muslims, adherence to Islamic dietary laws is essential, extending to the consumption of marine animals. While there is broad consensus among Islamic scholars on the permissibility of fish as Ḥalāl, considerable differences arise regarding the classification and permissibility of other aquatic animals. These variations span across different Islamic jurisprudential schools. In modern times, Ḥalāl certification bodies have been established to ensure compliance with Islamic guidelines for permissible foods. However, Halāl standards vary globally, reflecting the jurisprudential diversity of different regions. This paper provides a comparative analysis of juristic opinions and contemporary Ḥalāl certification standards regarding aquatic animals. It examines the differing views within Islamic law on permissible and prohibited marine life and explores how these differences shape modern Ḥalāl certification practices. The paper also emphasizes the need for collective ijtihād (juridical reasoning) to establish a unified global Ḥalāl standard, which could foster the international growth of the Ḥalāl food industry. Through prioritization of juristic diversity and practical recommendations, the study seeks to promote greater collaboration and standardization in the global Ḥalāl certification process.

Keywords: *Aquatic Animals, Ḥalāl Certification, Ḥalāl Standards, Islamic Jurisprudence, Collective Ijtihād.*

تمہید

اللہ تعالیٰ نے انسان کو مخدوم کائنات بنا کر زمین و آسمان سمیت تمام موجودات کو اس کی خدمت میں لگا دیا ہے۔ چاند، سورج، ستارے، جنگل، پہاڑ، دریا، چرند، پرند، حیوانات، جمادات اور نباتات میں سے کچھ چیزیں براہ راست اس کے تابع کر دی گئی ہیں جبکہ کچھ چیزوں کو ایسے ضوابط کا پابند بنایا گیا ہے کہ جن سے انسان کا مفاد وابستہ ہے۔ دریا اور سمندر جیسی مہیب و عظیم مخلوق کی تسخیر انسان کے لیے بہت سے فوائد کے حصول کا ذریعہ ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَهُوَ الَّذِي سَخَّرَ الْبَحْرَ لِتَأْكُلُوا مِنْهُ لَحْمًا طَرِيًّا وَتَسْتَخْرِجُوا مِنْهُ حِلْيَةً تَلْبَسُونَهَا وَتَرَى الْفُلْكَ مَوَاخِرَ فِيهِ وَلِتَبْتَغُوا مِنْ فَضْلِهِ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ.[1]

اور وہی ہے جس نے تمہارے لیے سمندر مسخر کر دیا تاکہ تم اس سے تازہ گوشت کھاؤ اور اس میں سے زیور نکالو جو تم پہنتے ہو اور تم دیکھو گے کہ اس میں کشتیاں پانی کو چیرتی چلی جاتی ہیں اور تاکہ تم اس کا فضل ڈھونڈو اور اس کا شکر ادا کرو۔

آیت کریمہ میں واضح کیا گیا کہ سمندر میں انسانی زندگی کی دلچسپی کے بہت سے سامان موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت سے سمندر میں مچھلی کی صورت میں انسان کے لیے تازہ خوراک کا بندوبست فرمایا ہے۔ پھر گھونگے، صدف اور مرجان کی شکل میں قیمتی موتی اور جواہرات کا حصول ممکن بنا کر انسان کے لیے آرائش وزیبائش کا سامان مہیا فرمایا ہے۔ کشتیوں اور جہازوں کے ذریعہ سمندر کی پشت پر سوار ہو کر ایک ملک سے دوسرے ملک تک تجارتی مال کی درآمد و برآمد کے ذریعے تجارتی فوائد کا حصول آسان بنادیا ہے۔

یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ اس نے بحرِ محیط کو مخصوص قوانین کا پابند بنا کر انسان کو اس سے فائدہ اٹھانے کے قابل بنا دیا ہے۔ سمندر کی متنوع حیات انسانی زندگی کے لیے بہت مفید اور کار آمد ہے۔ سمندر سے دیگر فوائد کے علاوہ تازہ گوشت کا حصول ایک اہم انسانی ضرورت کی تکمیل ہے۔ انسانی زندگی میں سمندری خوراک کا استعمال ہمیشہ سے چلا آرہا ہے۔ عصر حاضر میں اس کی اہمیت وافادیت مزید نمایاں ہو کر سامنے آئی ہے۔ سمندری خوراک انسان کے لیے پروٹین کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں سمندری مخلوقات میں سے مچھلی کی حلت پر اتفاق ہے تاہم فقہی لحاظ سے اس کے اطلاق میں بہت اختلاف پایا جاتا ہے۔ اسی طرح دیگر سمندری جانوروں کے بارے میں بھی فقہی آراء مختلف ہیں۔

عصر حاضر میں حلال اشیاء کی تصدیق کے لیے باقاعدہ ادارے وجود میں آگئے ہیں۔ یہ ادارے حلال معیارات کی روشنی میں حلال سرٹیفکیشن کا عمل سرانجام دیتے ہیں۔ مختلف ممالک میں مختلف مسالک کے تحت حلال معیارات بنائے گئے ہیں۔ مختلف غذائی اشیاء کی درآمدات وبرآمدات کے سلسلے میں ان معیارات کی شرائط وہدایات کا لحاظ رکھا جاتا ہے۔ اس حوالے سے یہ جاننا بہت اہم ہے کہ بحری جانوروں کے شرعی احکام کیا ہیں؟ فقہی لحاظ سے مچھلی کے علاوہ دیگر بحری حیوانات اور ان کے اجزاء کا بطور غذا اور دوا کے استعمال کی کس حد تک گنجائش ہے؟ عصر حاضر میں بحری جانوروں کی حلت وحرمت کے بارے کیا معیارات تشکیل دیئے گئے ہیں؟ زیر نظر مقالہ میں بحری جانوروں کی حلت وحرمت کے حوالے سے مختلف فقہی آراء اور معاصر حلال معیارات کی روشنی میں تقابلی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔

بحری حیوانات کا مفہوم

بحری حیوانات سے مراد وہ جانور ہیں جو پانی میں پیدا ہوتے اور وہیں اپنی زندگی گزارتے ہیں۔ بحر کا اطلاق کھارے اور میٹھے دونوں قسم کے پانی پر ہوتا ہے۔[2] چنانچہ الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیہ میں ہے:

> بحری جانوروں سے مراد وہ جانور ہیں جو پانی میں زندگی گزارتے ہیں۔ خواہ پانی کھارا ہو یا میٹھا اور سمندر کا ہو یا دریا، جھیل، تالاب، چشموں، حوض، کنوؤں یا گڑھوں وغیرہ کا۔[3]

عربی زبان میں بحر کا مفہوم وسیع ہے۔ سمندر اور دریا دونوں اس کے تحت آجاتے ہیں۔ علاوہ ازیں فقہی لحاظ سے بھی حلت وحرمت کے اعتبار سے دریائی اور سمندری جانوروں کا فرق ملحوظ نہیں رکھا گیا چنانچہ مقالہ ہٰذا میں عمومی طور پر تمام آبی جانوروں کے شرعی احکام زیرِ بحث لائے جائیں گے۔

بحری حیوانات کے شرعی احکام

سمندر میں بے شمار آبی جانور پائے جاتے ہیں۔ سمندر کے عجائبات ومخلوقات خشکی کے عجائبات ومخلوقات سے بہت زیادہ ہیں۔ سمندری مخلوق کی وسعت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ ماہرین کے مطابق ابھی تک صرف دس فی صد سمندری حیات کی دریافت ممکن ہوئی ہے۔ ایک مشہور قول کے مطابق خشکی کے ہر حیوان کی نظیر سمندر میں پائی جاتی ہے۔[4] ذیل میں سمندری جانوروں کے شرعی احکام تفصیل سے بیان کیے جاتے ہیں۔

مچھلی اور اس کی اقسام کا حکم

قرآن وسنت اور فقہاء کی تصریحات کی روشنی میں مچھلی حلال آبی جانور ہے۔ مچھلی کی ہزاروں اقسام ہیں۔ایک رپورٹ کے مطابق اب تک تقریباً 32000 اقسام دریافت کی جاچکی ہیں۔[5] مچھلی کی حلت اور اس کو غذا کے طور پر استعمال کرنے پر تمام فقہاء کرام کا اتفاق ہے۔نیز خون نہ ہونے کی وجہ سے اس کو ذبح کرنے کی بھی کوئی ضرورت نہیں۔چنانچہ غذا اور دوا میں مچھلی کے تمام اجزاء کا استعمال مباح اور زندہ و مردہ دونوں صورتوں میں اس کی خرید و فروخت جائز اور درست ہے۔رسولِ اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

أحلت لكم ميتتان ودمان، فأما الميتتان، فالحوت والجراد، وأما الدمان، فالكبد والطحال۔[6]

تمہارے لیے دو طرح کے مردار اور دو طرح کا خون حلال کیا گیا، دو مردار تو مچھلی وٹڈی اور دو خون جگر اور تلی ہیں۔

ماہرین حیوانات عام طور پر مچھلی کی تعریف ان الفاظ میں کرتے ہیں کہ مچھلی ریڑھ کی ہڈی والے جانوروں کا وہ گروہ ہے جو گلپھڑوں کے ذریعے سانس لیتے اور پنکھوں کے ذریعے حرکت کرتے ہیں۔[7] تاہم فقہی لحاظ سے یہ کوئی جامع مانع تعریف نہیں۔نصوص سے مچھلی کے کوئی ایسے خواص لازمہ ثابت نہیں جن کے نہ ہونے سے مچھلی اپنی حقیقت اور ماہیت سے خارج ہو جاتی ہو۔[8] بعض ایسے سمندری جانوروں کو بھی مچھلی کی قسم شمار کیا گیا ہے جن میں ریڑھ کی ہڈی موجود نہیں ہوتی۔اسی طرح گلپھڑوں کا ہونا بھی ہر مچھلی کے لیے جزء لاینفک نہیں ہے۔اکثر مچھلیاں انڈے دیتی ہیں لیکن کچھ بچے بھی جنتی ہیں جیسا کہ وہیل مچھلی۔بعض سمندری جانوروں کو مچھلی کی قسم قرار دینے میں اہل علم کا اختلاف بھی واقع ہوا ہے۔اس حوالے سے اہل لغت کی تحقیق، ماہرین کی رائے اور عرف کا اعتبار کیا جائے گا۔ چنانچہ جس سمندری مخلوق کو ماہرین کی رائے اور عرف میں مچھلی سمجھا جاتا ہو، اس پر مچھلی کے احکام جاری ہوں گے۔

سمک طافی

سمک طافی یا طافی مچھلی سے مراد وہ ہے جو پانی میں طبعی موت کی بجائے کسی سببِ جدید کے ذریعہ مر گئی ہو چاہے وہ پانی کی بالائی سطح پر نمودار ہو یا نہ۔اس بارے صحیح رائے یہی ہے۔طبعاً مرنے والی مچھلی پانی کی سطح کے اوپر ظاہر نہ ہوتی ہو اس کا نام طافی اکثر حالات پر نظر کرتے ہوئے رکھا جاتا ہے اس لئے کہ عادتاً ایسا ہی ہے کہ طبعاً مرنے والی مچھلی پانی کے اوپر نمودار ہو جاتی ہے۔[9]

فقہی لحاظ سے احناف کے نزدیک طافی مچھلی کھانا حلال نہیں جبکہ دیگر فقہاء مطلقاً مچھلی کی حلت کے قائل اور طافی و غیر طافی میں فرق روا نہیں رکھتے۔انہوں نے اس پر آیت کریمہ "احل لكم صيد البحر وطعامه"[10] سے استدلال کیا ہے یعنی تمہارے لیے سمندر کا شکار کیا ہوا جانور اور اس کا طعام یعنی کھانا حلال ہے۔گویا کہ سمندری شکار اور وہ جانور جسے شکار نہ کیا گیا دونوں حلال ہیں۔چنانچہ طبعی موت مرنے والی مچھلی طعام کے قبیل سے سمجھی جائے گی اور وہ حلال ہو گی۔نیز ارشاد نبوی ﷺ ہے کہ سمندری مردار حلال ہے۔[11] اس میں آپ ﷺ نے اس مچھلی کا استثنا نہیں کیا جو طبعی موت سے پانی کی سطح پر آجائے۔احناف طافی مچھلی کی حرمت پر اولاً یہ حدیث بطور دلیل پیش کرتے ہیں:

قال رسول الله ﷺ ماالقى البحر او جزر عنه فكلوه وما مات فيه فطفا فلا تاكلوه۔[12]

آپ ﷺ نے فرمایا کہ جسے سمندر باہر ڈال دے یا اس سے پانی ہٹ جائے تو وہ کھالو اور جو سمندر میں مر جائے اور تیرنے لگے اسے نہ کھاؤ۔

اسی طرح سیدنا علی رضی اللہ عنہ اور سیدنا عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے آثار سے ثابت ہے کہ انہوں نے طافی مچھلی کھانے سے منع فرمایا۔[13] جہاں تک اس حدیث کا تعلق ہے جس میں آپ ﷺ نے سمندری مردار حلال کہا اس سے مراد طافی مچھلی کا

غیر ہے جو طبعی موت مر کر سطح آب پر آجائے۔[14]

سمک طافی کی حرمت اس احتمال کی بنا پر بھی راجح معلوم ہوتی ہے کہ شاید اس میں فساد آگیا ہو اور وہ خراب اور خبیث میں تبدیل ہو گئی ہو۔ جس وقت وہ طبعی موت مرتی اور پانی کی سطح پر دکھائی دیتی ہے تو یہ نہیں معلوم ہوتا کہ وہ کب اور کیسے مری؟ اور کہیں اس کی ماہیت تبدیل نہ ہو گئی ہو؟ البتہ وہ مچھلی جو کسی سببِ حادث سے مری ہو یا اسے جال کے ذریعہ شکار کیا گیا ہو پھر وہ باہر آکر مر جائے تو ان دونوں میں کوئی فرق نہیں کیونکہ یہاں اس کی ماہیت میں فساد کا امکان نہیں۔[15] چونکہ طافی مچھلی میں فساد کے امکان کی وجہ سے اس میں ضرر اور خبث کا گمان ہے اس لیے وہ نصوص اس کی حرمت پر دلالت کریں گے جن میں مضر اور خبیث اشیاء سے پرہیز کا حکم دیا گیا ہے۔

جھینگے کی حلت وحرمت

جھینگا ایک سمندری جانور ہے اور اس کی جسامت ورنگ کے اعتبار سے مختلف اقسام ہیں۔ ائمہ ثلاثہ چونکہ سمندری مردار کی حلت کے قائل ہیں تو اس کے اطلاق میں شامل ہونے کی بنا پر جھینگا بھی ان کے ہاں حلال ہے۔ البتہ احناف سمندری جانوروں میں سے صرف مچھلی کو حلال سمجھتے ہیں۔ جھینگا مچھلی کی قسم ہے یا نہیں؟ یہ امر بھی چونکہ مختلف فیہ ہے اس لیے اس کی حلت وحرمت کے حوالے سے خود حنفی علماء میں اختلاف چلا آرہا ہے۔ جو حضرات اسے مچھلی سمجھتے ہیں وہ اسے حلال قرار دیتے ہیں اور جو علماء اسے مچھلی کی علامات نہ پائے جانے کی بنا پر سمندری کیڑا خیال کرتے ہیں، وہ اس کی حرمت کے قائل ہیں۔ بعض اہل تشیع علماء چھوٹے جھینگے (Prawn) کا استعمال درست اور بڑے جھینگے (Lobster) کا استعمال ممنوع قرار دیتے ہیں۔ جبکہ اس کے برعکس ایک رائے کے مطابق چھوٹے جھینگے کا استعمال خلاف اولیٰ اور بڑے جھینگے کا استعمال بلا کراہت درست ہے۔[16] چونکہ اصل اختلاف جھینگے کی مچھلی کے طور پر حیثیت متعین کرنے میں ہے اور اس بارے میں ماہرین کی آراء اور علماء کے مشاہدات وتجربات مختلف ہیں اس لحاظ سے جھینگے کے بارے میں علی الاطلاق حرمت کا فتویٰ دینا اور شدت اختیار کرنا مناسب نہیں۔ جبکہ ائمہ ثلاثہ کے نزدیک اس کی حلت بھی حکم میں تخفیف کا باعث ہے۔ اس حوالے سے مفتی عبد الرحیم لاجپوری کی رائے مناسب اور معتدل ہے۔ وہ فرماتے ہیں:

> جھینگا دریائی جانور ہے اور دریائی جانوروں میں مچھلی حلال ہے اور جو مچھلی نہیں ہے وہ حرام ہے، جھینگا میں اختلاف ہے، بعض علمانے مچھلی سمجھ کر حلال کہا اور بعض نے کیڑا خیال کر کے منع کیا تو یہ جانور مشکوک ہوا اور مشکوک اپنی اصل پر محمول ہے، جھینگا میں اصل مچھلی ہونا ہے، کیڑا ہونے کا شبہ ہے، لہٰذا بنا بر اصل کے حلال ہے حرام قرار دینا صحیح نہیں۔ اور یہ بھی صحیح نہیں کہ جھینگا کیڑا ہے اس لئے کہ کیڑا پیٹ سے پیدا ہوتا ہے اور جھینگا مچھلی کی طرح انڈے سے پیدا ہوتا ہے۔ نیز مچھلی کی دیگر علامتیں بھی جھینگے میں پائی جاتی ہیں اس لئے جھینگا حرام اور واجب الترک نہ ہوگا، یہ فتویٰ ہے اور بچنے میں تقویٰ ہے، اور تقویٰ مرتبہ کمال ہے۔ کتب لغات وطب میں بالاتفاق اس کی تصریح ہے کہ جھینگا مچھلی ہے۔[17]

وہیل، شارک اور ڈولفن کا حکم

وہیل، شارک اور ڈولفن بڑی مچھلیاں ہیں۔ شرعی اعتبار سے چھوٹی یا بڑی مچھلی کے حکم میں کوئی فرق نہیں۔ اصحاب لغت اور ماہرین کی رائے میں جس سمندری جانور میں مچھلی کی خصوصیات پائی جاتی ہوں اور اس کو مچھلی کہا جاتا ہو، اس پر مچھلی کے احکام جاری اور اس سے ہر طرح کا استفادہ جائز ہوگا۔ بڑی مچھلیوں کا چھوٹی مچھلیوں کا شکار کرنا بھی ان کے حلال ہونے میں مانع نہیں۔

علم الحیوانات کے مطابق اگرچہ وہیل کا شمار ممالیہ جانوروں میں ہوتا ہے تاہم بعض حضرات کی تحقیق کے مطابق درحقیقت یہ وہی عنبر مچھلی ہے جس کا ذکر اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور نبی کریم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کا استعمال احادیث میں منقول ہے۔روایت ہے کہ ایک مہم کے دوران صحابہ نے ساحل پر ایک بہت بڑا سمندری جانور پایا جسے عنبر سے تعبیر کیا جاتا تھا۔ صحابہ کرام تقریباً ایک ماہ تک اس کو گوشت کھاتے رہے اور واپس مدینہ بھی اس کا کچھ حصہ لائے۔ جب آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے اس بابت پوچھا گیا تو فرمایا کہ یہ اللہ کی طرف سے آپ کے رزق کا بندوبست تھا۔ اگر تمہارے پاس کچھ حصہ ہے تو لاؤ۔ صحابہ نے بچا ہوا گوشت آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی خدمت میں پیش کیا جسے آپ نے تناول فرمایا۔[18] مفتی تقی عثمانی لکھتے ہیں:

> عنبر سے مراد وہی مچھلی ہے جسے آج کل بال یا وہیل (Whale) کہا جاتا ہے۔ اسے عنبر کہنے کی وجہ یہ ہے کہ عنبر جو ایک مشہور و معروف خوشبو کا نام ہے، اس کی آنتوں سے نکالی جاتی ہے۔ یہ مچھلی کی اقسام میں جسامت کے اعتبار سے سب سے بڑی ہوتی ہے۔[19]

دیگر سمندری جانوروں کے احکام

احناف کے نزدیک سمندری جانوروں میں صرف مچھلی حلال ہے۔ مچھلی کے علاوہ آکٹوپس، سیپی، اور گھونگا وغیرہ سب حرام ہیں۔ ان کا غذائی استعمال درست نہیں۔ سمندر کا مردار تو آیت کریمہ "حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ"[20] کے عموم میں داخل ہونے کی بنا پر حرام ہوگا کیونکہ اس میں سے صرف مچھلی اور ٹڈی کا استثناء آپ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا۔ باقی سب خبائث میں شامل ہیں جن کی ممانعت قرآن سے ثابت ہے۔[21] امامیہ حضرات مچھلی کی تمام اقسام میں سے بھی صرف چھلکے والی مچھلی کا استعمال جائز قرار دیتے ہیں۔ ان کے نزدیک غیر چھلکے والی مچھلی بھی حرام ہے۔[22] جبکہ دیگر مسالک کے ہاں سمندری جانوروں کے حوالے سے بہت وسعت پائی جاتی ہے۔ امام شافعیؒ سے تین طرح کی آراء منقول ہیں:

- ایک قول کے مطابق علی الاطلاق تمام سمندری جانور حلال ہیں۔
- دوسرا قول حنفیہ کے مطابق ہے کہ مچھلی کے علاوہ باقی سب حرام ہیں۔
- تیسرا قول یہ ہے کہ خشکی کے حرام جانوروں کے مماثل سمندری جانور حرام اور خشکی کے حلال جانوروں کے مثل سمندری جانور حلال ہوں گے۔

محققین شوافع کے ہاں پہلا قول زیادہ صحیح ہے۔[23] امام احمد بن حنبلؒ کے نزدیک مینڈک کے سوا بقیہ سمندری جانور حلال ہیں۔ مینڈک اس لیے حرام ہے کہ نبی اکرم صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے مینڈک کو مارنے سے منع فرمایا ہے۔ اگر یہ حلال ہوتا تو مارنے کی ممانعت نہ ہوتی۔[24] امام مالکؒ کے نزدیک بھی تمام سمندری جانور حلال ہیں۔[25] بعض مالکی فقہاء سے سمندری انسان، سمندری کتا اور سمندری خنزیر کا استثناء منقول ہے لیکن راجح قول علی الاطلاق سمندری جانوروں کی حلت کا ہے۔[26] مالکیہ، شافعیہ اور حنابلہ کا متدل یہ آیت کریمہ "أُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ"[27] ہے جس میں بحری شکار کو حلال کرنے کا حکم بیان کیا گیا ہے۔ یہاں سمندر کے شکار سے مراد وہ جانور ہے جسے سمندر سے زندہ پکڑا جائے اور اس کے طعام سے مراد وہ ہے جسے سمندر باہر پھینک دے۔ حضرت ابو بکرؓ سے منقول تفسیر کے مطابق وطعامہ سے مراد ہر وہ جانور ہے جو اس میں رہتا ہے۔[28] اس کے علاوہ ایک حدیث سمندر کے بارے میں ہے:

هوالطهورماؤه والحل ميتته۔[29]

اس کا پانی پاک اور مردار حلال ہے۔

اس حدیث کے عموم میں تمام آبی حیوانات شامل ہیں چاہے انہیں کسی بھی حالت زندہ یا مردہ میں پکڑا جائے۔ چنانچہ اس عموم کی بنا پر تمام سمندری جانور حلال شمار کیے جائیں گے۔

برمائی حیوانات کے بارے میں فقہاء کی آراء

برمائی حیوانات سے مراد وہ جانور ہیں جو خشکی اور پانی دونوں جگہ رہتے ہیں جیسے کچھوا، مینڈک، مگرمچھ، کیکڑا وغیرہ۔ احناف کے نزدیک یہ سب خبائث میں شامل ہونے کی وجہ سے حرام ہیں۔ امام شافعیؒ کے نزدیک بھی یہ سب حرام البتہ امام احمد بن حنبلؒ کے نزدیک مگرمچھ اور مینڈک تو حرام ہیں لیکن کچھوا اور کیکڑا حلال ہے۔ نیز امام احمد بن حنبل کچھوے کو ذبح کرنا لازمی قرار دیتے ہیں۔[30]

سمندری جانوروں کے بارے میں معاصر حلال معیارات کی ہدایات

عصر حاضر میں دنیا بھر میں مسلمانوں کے لیے قابل استعمال حلال مصنوعات کی تیاری اور فراہمی کے لیے شرعی وفنی ماہرین کی مشاورت سے حلال معیارات تشکیل دیے جا رہے ہیں جن میں فوڈ انڈسٹری کی رہنمائی کے لیے مرتب انداز میں انتظامی اور شرعی تقاضے اور اصول بیان کیے جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں حلال مصنوعات کی پیداوار کو یقینی بنانے کے لیے باقاعدہ حلال سرٹیفیکیشن کے ادارے بھی وجود میں آگئے ہیں جو غذائی اشیاء کی تیاری کے دوران شریعت اسلامیہ کے اصولوں کی نگرانی کرتے ہیں۔ یہ ادارے حلال معیارات کی شرائط، تقاضوں کی تکمیل اور مطابقت کی بنا پر متعلقہ کمپنیوں کو حلال سرٹیفیکیٹ جاری کرتے ہیں۔ مستند اداروں سے حلال سرٹیفائیڈ مصنوعات دنیا بھر کے مسلمانوں کے لیے بغیر کسی شک وشبہ کے قابلِ استعمال سمجھی جاتی ہیں۔ معاصر حلال معیارات میں حلال وحرام جانوروں سے متعلق تفصیلی ہدایات بیان کی گئی ہیں۔ اس ضمن میں سمندری جانوروں سے متعلق بھی واضح ہدایات موجود ہیں۔ ذیل میں بین الاقوامی طور پر معروف اور مقبول حلال معیارات میں آبی حیوانات سے متعلق ہدایات کا جائزہ لیا جاتا ہے۔

او آئی سی (SMIIC) کے حلال معیارات میں سمندری جانوروں کے حوالے سے مذکور ہے:

> All kinds of fish with scales, shrimp and fish egg of fish with scales including their by-products are Halal. Fish without scales and all other aquatic animals including their by-products are Halal too. [31]
>
> چھلکے والی مچھلی کی تمام اقسام، جھینگا، اور چھلکے والی مچھلی کے انڈے اور ان کی ذیلی مصنوعات حلال ہیں۔ بغیر چھلکے والی مچھلی اور دوسرے آبی جانور اور ان کی ذیلی مصنوعات سمیت حلال ہیں۔

یہاں اولاً خاص طور پر چھلکے والی مچھلی کی حلت بیان کی گئی جس پر تقریباً تمام فقہاء متفق ہیں۔ اس کے بعد عمومی طور پر تمام آبی جانوروں کی حلت کی بات کی گئی ہے، جس میں آراء کا اختلاف پایا جاتا ہے۔ آگے چل کر لیبلنگ کے تحت مزید یہ شرط عائد کی گئی ہے کہ چھلکے والی مچھلی کی تمام اقسام، جھینگا، اور چھلکے والی مچھلی کے انڈے اور ان کی ذیلی مصنوعات پر صراحتاً "چھلکے والی مچھلی" کا لیبل لگایا جائے گا اور دوسرے آبی جانور اور ان کی ذیلی مصنوعات پر "بغیر چھلکے والی مچھلی اور دیگر" کا لیبل لگایا جائے گا۔[32] اس کے بعد عمومی حلت کے حکم سے مضر صحت آبی جانوروں کا استثناء کیا گیا ہے کہ وہ مضرت کی بنا پر حلال نہیں۔ یعنی وہ تمام آبی جانور جو صحت کے لیے نقصان دہ ہیں جب تک ان کا زہر اور نقصان دہ مواد دور نہ کر دیا جائے، وہ حلال نہیں۔[33] اس کے علاوہ معیارات میں تمام برمائی حیوانات کو غیر حلال قرار دیا گیا ہے۔[34]

خلیجی ممالک کے حلال معیار میں بھی بعینہ یہی تفصیل مذکور ہے۔[35] اسی طرح سنگاپور کے حلال معیار میں بھی تمام آبی جانوروں کو غیر زہریلے پن کی شرط کے ساتھ حلال قرار دیا گیا ہے۔[36] برونائی دارالسلام کے حلال معیار میں زہریلے اور مضر صحت

جانوروں کے علاوہ تمام آبی جانور حلال قرار دیے گئے ہیں۔ برمائی حیوانات مثلاً مگرمچھ، کچھوا اور مینڈک حرام قرار دیے گئے ہیں۔[37]
تھائی لینڈ کے حلال معیار میں ممالیہ سمندری جانور جیسے وہیل، ڈولفن، سیل، سمندری گائے اور اود بلاؤ کو حرام قرار دیا گیا ہے۔[38]
ملائشین حلال معیار میں درج ذیل کے استثناء کے ساتھ تمام آبی جانوروں کو حلال قرار دیا گیا ہے:

- جو زہریلے، نشہ آور یا صحت کے لئے نقصان دہ ہوں۔
- جو زمین اور پانی دونوں پر رہتے ہیں، مثلاً مگرمچھ، کچھوا اور مینڈک۔
- وہ آبی جانور جو نجاست میں رہتے ہیں یا قصداً اور مسلسل نجس غذا سے پرورش پاتے ہیں۔
- وہ آبی جانور جن کو شرعی قانون اور فتویٰ کی رو سے کھانا منع ہے۔[39]

واضح رہے کہ یہاں شرعی قانون اور فتویٰ سے بالعموم فقہ شافعی کی روشنی میں شرعی احکام مراد ہیں۔ پاکستان کا موجودہ حلال معیار PS:3733-2022 (R) OIC/SMIIC 1: 2019 Second Edition, (MOD) کے نام سے شائع کیا گیا ہے جس میں او آئی سی (SMIIC) کے حلال معیار کو قومی و مسلکی ضروریات کے تحت کچھ ترامیم اور اضافی شرائط کے ساتھ اپنایا گیا ہے۔ ان ترامیمی شرائط کو National Annexture کے نام سے معیار کے شروع میں بیان کیا گیا ہے۔ پاکستان میں مقامی لوگوں کے لیے مصنوعات کی تیاری اور باہر سے درآمد شدہ مصنوعات کے لیے ان شرائط کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔ چنانچہ اس سٹینڈرڈ میں بھی NA1 کے تحت صرف مچھلی اور جھینگے کی تمام اقسام اور ان کی ذیلی مصنوعات کو حلال کہا گیا ہے۔ تمام زہریلے اور مضر سمندری جانوروں کو غیر حلال شمار کیا ہے۔ اس کی مزید وضاحت کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ پاکستان میں غالب فقہی صورت حال کی وجہ سے آبی جانوروں میں سے صرف مچھلی اور اس کی اقسام کے استعمال کی اجازت ہے، لہذا او آئی سی (SMIIC) کے حلال معیار میں دوسرے سمندری جانوروں کے استعمال کی اجازت کو اس National Annexture کے ذریعے خارج کر دیا گیا ہے۔[40]

تجزیہ و تبصرہ

مذکورہ حلال معیارات کی تفصیلات سے پتہ چلتا ہے کہ تمام معاصر حلال معیارات اس بات پر متفق ہیں کہ سمندری جانوروں میں سے زہریلے اور مضر صحت جانور حرام ہیں۔ پھر پاکستان کے حلال معیار کے علاوہ باقی تمام معیارات میں جمہور فقہاء کے مسلک کے مطابق سمندری جانوروں کی عمومی حلت چند ایک کے استثناء کے ساتھ ذکر کی گئی ہے۔ ملائشین حلال معیار میں زیادہ تفصیل بیان کرتے ہوئے برمائی جانوروں کے علاوہ نجاست خور اور نجاست میں پرورش پانے والے سمندری جانوروں کو بھی حلت کے حکم سے خارج کر دیا گیا ہے۔ دیگر معیارات میں یہ وضاحت موجود نہیں۔ او آئی سی اور خلیج تعاون کونسل کے حلال معیارات میں چھلکے والی مچھلی کی حلت کو مستقلاً ذکر کیا گیا ہے اور اس کے بعد دیگر سمندری جانوروں کی حلت کا مؤقف اختیار کیا گیا ہے۔ نیز غیر چھلکے والی مچھلی اور دیگر سمندری جانوروں کی لیبلنگ میں اس کو واضح کرنے کی ہدایت دی گئی ہے تاکہ جو لوگ غیر چھلکے والی مچھلی اور دیگر سمندری جانوروں کو استعمال نہیں کرتے ان کی رہنمائی کی جا سکے۔ بظاہر یہ وضاحت تجارتی مقاصد کے حوالے سے ہے لیکن اس کی اہمیت سے انکار نہیں۔ دیگر معیارات میں یہ شرط نہیں پائی جاتی۔ تھائی لینڈ کے حلال معیار میں سمندری جانوروں میں سے وہیل، ڈولفن، سیل، سمندری گائے اور اود بلاؤ کو ممالیہ ہونے کی بنا پر مچھلی کی اقسام شمار نہ کرتے ہوئے حرام قرار دیا گیا ہے۔

پاکستانی حلال معیار کے تازہ ایڈیشن میں او آئی سی (SMIIC) کے حلال معیار کو اپناتے ہوئے National Annexture کے تحت فقہ حنفی کی روشنی میں مچھلی کے علاوہ تمام سمندری جانوروں کو غیر حلال قرار دیا گیا ہے۔ تاہم مچھلی کی حلت میں فقہاء احناف کے مطابق

غیر طافی کی شرط ختم کر دی ہے۔ جبکہ زہریلے آبی جانور صراحتاً حرام قرار دیے گئے ہیں۔ گویا پاکستان کے حلال معیار میں غالب فقہی مسلک کو پیش نظر رکھا گیا ہے اور مچھلی کے علاوہ دیگر سمندری جانوروں کی حلت کے حوالے سے مبنی بر احتیاط موقف اختیار کیا گیا ہے۔

حلال معیارات کے اس اختلاف کی وجہ یہ ہے کہ مختلف ممالک کے معیارات مختلف فقہی مسالک یا فتاویٰ کی روشنی میں تیار ہوئے ہیں۔ اس سلسلے میں بنیادی بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سمندر جیسی عظیم مخلوق کو انسان کے کام میں لگا کر اس کا ایک فائدہ تازہ گوشت کا حصول قرار دیا ہے۔ سمندری شکار کو حلال فرمایا گیا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے سمندری جانوروں میں سے صرف مچھلی کی حلت کو صراحت کے ساتھ بیان کیا ہے۔ مچھلی کے علاوہ بقیہ تمام سمندری جانوروں کی حلت و حرمت کے بارے میں کوئی واضح نص موجود نہیں۔ اس طرح یہ مسئلہ اجتہاد کے دائرے میں آتا ہے اور اس میں مختلف روایات، طرز استدلال اور طبعی ذوق اور مناسبت کی بناء پر صحابہ کرام، سلف صالحین اور فقہاء مجتہدین کی آراء میں بھی اختلاف پایا جاتا ہے۔ اس فقہی اختلاف میں بہت بڑی حکمت اور امت کے لیے مصلحت پنہاں ہے۔ اگر یہ نہ ہوتو لوگوں کے لیے تکلیف اور حرج کا باعث ہوتا۔ چنانچہ علامہ غلام رسول سعیدی سمندری جانوروں کے بارے میں فقہاء کے اختلاف اور دلائل ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

> امام ابو حنیفہ کے نزدیک مچھلی کے سوا تمام سمندری جانور حرام ہیں۔ ان کے مقلدین زیادہ تر خشکی کے علاقوں میں رہتے ہیں جیسے ہندوستان، پاکستان، افغانستان، وسط ایشیا کی ریاستیں اور ترکی وغیرہ اور ائمہ ثلاثہ کے مقلدین زیادہ تر سمندری جزائر میں رہتے ہیں مثلاً انڈونیشیا، ملیشیا، جزائر مالدیپ وغیرہ اور وہاں ائمہ ثلاثہ کے فیضان سے مستفید ہوتے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کی نہایت حکمت بالغہ ہے۔[41]

الحاصل اسلام ایک عالمگیر مذہب اور تمام انسانیت کے لیے راہ ہدایت ہے۔ چونکہ اسلام میں تنگی اور حرج نہیں لہٰذا اسلامی تعلیمات اس انداز میں دنیا کے سامنے پیش کی جانی چاہئیں کہ ان پر عمل میں یسر اور راحت کا پہلو اجاگر ہو۔ سمندری جانوروں کی حلت و حرمت کے حوالے سے فقہی اختلاف اس مسئلہ میں تخفیف کا باعث ہے۔ اس وقت عالمی سطح پر صحت بخش غذائی اجزاء سے بھرپور متوازن خوراک کی قلت کا سامنا ہے جس کی وجہ سے عام انسانوں کو بہت سی بیماریاں لاحق ہو رہی ہیں۔ ماہرین کے مطابق سمندری خوراک غذائی عناصر سے مالا مال ہوتی ہے۔ چنانچہ مختلف حالات میں اس اختلاف سے فائدہ اٹھاتے ہوئے جدید فوڈ انڈسٹری کی ضروریات کے تحت مختلف غذائی مصنوعات کی تیاری اور ادویہ سازی میں سمندری حیوانات اور ان کے اجزاء کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اس حوالے سے مروجہ حلال معیارات میں تطبیق اور ہم آہنگی کی صورت پیدا کرتے ہوئے عالمی سطح پر ایک جامع، متفقہ حلال معیار کی تشکیل سے مسلم اور غیر مسلم ممالک کے مابین حلال مصنوعات کی تجارت بڑھائی جاسکتی ہے اور عالمی سطح پر حلال انڈسٹری کو فروغ دیا جاسکتا ہے۔

حاصل بحث

اللہ تعالیٰ نے زمین و آسمان تمام موجودات سمیت انسان کے لیے مسخر کر دیا ہے۔ دریا اور سمندر کو تابع کر کے گوناگوں فوائد کا حصول آسان بنا دیا ہے۔ سمندر سے دیگر فوائد کے علاوہ تازہ گوشت کا حصول ایک اہم انسانی ضرورت کی تکمیل ہے۔ سمندری خوراک غذائی عناصر سے بھرپور لذیذ اور صحت بخش انسانی غذا کا اہم ذریعہ ہے۔ تاہم ایک مسلمان کے لیے اپنی خوراک اور آرائش و زیبائش میں اسلامی تعلیمات کی پابندی لازم ہے۔ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں بے شمار سمندری مخلوقات میں سے مچھلی کو صراحتاً حلال قرار دیا گیا ہے۔ تاہم فقہی لحاظ سے مچھلی کی حلت پر اتفاق ہونے کے ساتھ اس کے اطلاق میں بہت اختلاف پایا جاتا ہے۔ اسی طرح دیگر سمندری

ادارے حلال معیارات کی روشنی میں حلال سرٹیفکیشن کا عمل انجام دیتے ہیں۔ مختلف ممالک میں مختلف مسالک کے تحت حلال معیارات بنائے گئے ہیں۔ مختلف غذائی اشیاء کی درآمدات و برآمدات کے سلسلے میں ان معیارات کی شرائط و ہدایات کا لحاظ رکھا جاتا ہے۔ سمندری حیوانات کے حوالے سے ان معیارات کی ہدایات بھی مختلف ہیں۔ اس وقت عالمی سطح پر متوازن غذا کی عدم دستیابی کے باعث عام انسانوں کی صحت کو خطرات لاحق ہیں۔ ان حالات میں سمندری حیوانات اور ان کے اجزاء سے تیار کردہ مصنوعات کا استعمال بھی بڑھ گیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس وقت عالمی سطح پر اجتماعی اجتہاد کی ضرورت ہے۔ سمندری جانوروں کی حلت و حرمت جیسے اجتہادی مسائل میں فقہی اختلاف سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے قومی و علاقائی تقاضوں سے ہم آہنگ عالمی حلال معیار تشکیل دے کر ملت اسلامیہ کے لیے تجارتی مقاصد کا حصول آسان بنایا جاسکتا ہے اور بین الاقوامی سطح پر حلال فوڈ انڈسٹری کی مقبولیت میں اضافہ کیا جاسکتا ہے۔

تجاویز و سفارشات

- عصر حاضر میں لذت اور غذائیت سے بھرپور خوراک کی تلاش اور حصول میں حلال و حرام کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے۔
- بحری حیوانات کی حلت و حرمت کے حوالے سے فقہ مقارن کی روشنی میں تحقیق ہونی چاہیے۔
- مچھلی کے مصداق کے حوالے سے ماہرین حیوانات کی آراء کے ساتھ عرف کو بھی ملحوظ رکھا جائے۔ نیز مچھلی کی مختلف اقسام میں چھلکے اور غیر چھلکے والی مچھلیوں کا فرق واضح کرتے ہوئے صارفین کی پسند اور اختیار کا خیال رکھا جائے۔
- سی فوڈ پر مشتمل مصنوعات کی پیکنگ پر سمندری جانوروں کی تفصیل واضح ہونی چاہیے۔
- معاصر حلال معیارات میں بحری حیوانات کے بارے میں اختلاف کا لحاظ رکھتے ہوئے مختلف ممالک کی طلب اور ضروریات کے مطابق حلال سرٹیفکیشن کا عمل سرانجام دیا جائے۔
- بحری حیوانات کے بارے میں فقہی اختلاف سے فائدہ اٹھاتے ہوئے بین الممالک تجارتی مقاصد حاصل کیے جاسکتے ہیں۔
- عالمی سطح پر حلال فوڈ انڈسٹری کے فروغ کے لیے جامع اقدامات بروئے کار لائے جانے چاہئیں۔ یوں قومی و علاقائی تقاضوں سے ہم آہنگ جامع اور متفقہ حلال معیار کی تشکیل سے تجارتی مقاصد کا حصول آسان بنایا جاسکتا ہے۔

حوالہ جات و حواشی

1 سورۃ النحل 14:16۔

2 ابو حیان الاندلسی، محمد بن یوسف بن علی، **البحر المحیط**، (بیروت: دار الفکر، 1420ھ)، 6/513۔

3 لجنۃ العلماء، **الموسوعة الفقهية الكويتية**، (کویت: وزارۃ الأوقاف والشئون الاسلامیۃ، 1427ھ)، 17/279۔

4 ایضاً۔

5 https://www.nationalgeographic.com/animals/fish, Retrived on 05 April, 2024.

6 ابن ماجۃ، محمد بن یزید، السنن، (دمشق: دار الرسالۃ العالمیۃ، 2009ء)، کتاب الأطعمة، باب الكبد والطحال، رقم الحدیث: 3314۔

7 محمد رمضان مرزا، ڈاکٹر، **حیوانیات**، (لاہور: اردو اکیڈمی، 1965ء)، ص 67۔

8 تھانوی، اشرف علی، مولانا، **امداد الفتاویٰ جدید**، (سہارنپور: زکریا بکڈپو، 2010ء)، 8/581۔

9 الکاسانی، علاء الدین، ابو بکر بن مسعود، **بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع**، (بیروت: دار الکتب العلمیۃ، 1986ء)، 3/36۔

10 سورۃ المائدۃ5:96۔

11 النسائی، احمد بن شعیب، السنن المجتبیٰ، (حلب: مکتب المطبوعات الاسلامیۃ، 1406ھ)، کتاب الطہارۃ، باب ماء البحر، رقم الحدیث: 59۔

12 ابو داؤد، سلیمان بن اشعث، السنن، (بیروت: المکتبۃ العصریۃ، 1999ء)، کتاب الاطعمۃ، باب فی اکل الطافی من السمک، رقم الحدیث: 3815۔

13 ابن حزم، ابو محمد علی بن احمد، المحلی بالآثار، (بیروت: دار الفکر، سن ندارد)، 6/61۔

14 الکاسانی، بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، 5/36۔

15 لجنۃ العلماء، الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ، 21/206۔

16 Aqsa, Dr. and Abdul Basit Khan, Dr, Hafiz, "**Opinion of Contemporary Jurists and Fiqh Academies on Aquatic Animals (An Analytical Study)**" *Al-Wifaq*, (2022), Vol.5, No.1,181−202-

17 لاجپوری، عبد الرحیم، مفتی، فتاویٰ رحیمیہ، (کراچی: دار الاشاعت، سن ندارد)، 10/78۔

18 مسلم بن الحجاج، النیسابوری، صحیح مسلم، (بیروت: داراحیاء التراث العربی، 1998ء)، کتاب الصیدوالذبائح ومایؤکل من الحیوان، رقم الحدیث: 1935۔

19 تقی عثمانی، مفتی، تکملۃ فتح الملہم، (بیروت: دار احیاء التراث العربی، 2006ء)، 3/417۔

20 سورۃ المائدۃ5:3۔

21 الکاسانی، بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، 5/36۔

22 الطوسی، ابو جعفر محمد بن حسن، تہذیب الاحکام، (تہران: دار الکتب الاسلامیۃ، 1407ھ)، 9/2۔

23 النووی، یحیٰ بن شرف، المجموع شرح المہذب، (دمشق: دار الفکر، سن ندارد)، 9/32۔

24 ابن قدامۃ، ابو محمد عبد اللہ بن احمد، المغنی، (قاہرۃ: مکتبۃ القاہرۃ، 1968ء)9/425۔

25 مالک بن انس، الامام، المدونۃ الکبریٰ، (بیروت: دار الکتب العلمیۃ، 1994ء)، 1/537۔

26 تقی عثمانی، تکملۃ فتح الملہم، 3/420۔

27 سورۃ المائدۃ5:96۔

28 ابن کثیر، ابو الفداء اسماعیل بن عمر، تفسیر القرآن العظیم، (مدینہ منورۃ: دار طیبۃ للنشر والتوزیع، 1420ھ)، 3/197۔

29 النسائی، السنن، کتاب الطہارۃ، باب ماء البحر، رقم الحدیث: 59۔

30 الکاسانی، بدائع الصنائع، 5/35؛ ابن قدامۃ، المغنی، 9/424؛ النووی، المجموع، 9/30۔

31 OIC/SMIIC 1:2019, **General Guidelines on Halal Food**, The Standards and Metrology Institute for Islamic Countries, P.7.

32 OIC/SMIIC 1, P.10.

33 Ibid, P.7.

34 Ibid

35 GSO 05/FDS/2055-1:2014, P.5-6.

36 Majlis Ugama Islam Singapura, MUIS-HC-S001, **General Guidelines for the Handling and Processing of Halal Food**, P.16.

37 BRUNEI DARUSSALAM STANDARD HALAL FOOD, PBD 24:2007, P.10

38 The Central Islamic Committee of Thailand, THS 24000: 2552, **General Guidelines on Halal Products**, P.17.

39 Department of Standards Malaysia, MS 1500:2019, **Halal Food-General Requirements**, P.7.

40 Pakistan Standards and Quality Control Authority, PS:3733-2022 (R) OIC/SMIIC 1: 2019 Second Edition, (MOD), Standards Development Center, Pakistan, P.3.

41 سعیدی، غلام رسول، علامہ، تفسیر تبیان القرآن، (لاہور: فرید بک سٹال، 2009ء)، 6/372۔